ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
editor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.6,Issue No.2(2024)
(April to June)

اُردو اور گوجری کے لسانی اشتراکات کا اجمالی جائزہ

An overview of Linguistics affinities of Urdu and Gojri

ثناء الاسلام
پی ایچ۔ڈی اُردو، ریسرچ اسکالر، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

Sana Ul Islam
Ph.D Urdu Scholar, Department of Urdu, Alhammd Islamic University, Islamabad

Abstract:
Urdu is national Language of Pakistan. So it has a close relation with the other local Language of Pakistan. Gojri is the major local Language which is spoken in difrent areas. Rather then other Languages, Urdu has a close linguistic relation with Gojri and it can be observed in many levels. This paper gives a brief introduction of Gojri, an Indo-Aryan Language encompassing its background and typolgical features. This Language is Gujjar Tribe specific Language that faced ups and down is the past. This article is based on the critical analysis of the resemblance between Urdu and Gojri.

Keywords: National Language, inguistic, encompassing, Gojri, resemblance, critical analysis

لسانیات کیا ہے؟

اُردو اور گوجری کے لسانی اشتراکات پر گفتگو کرنے سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ لسانیات کیا ہے۔ زبان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک خوب صورت نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا سے ہی انسان کو قوت گویائی یعنی بولنے کی قوت و صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ انسان کو حیوان ناطق ہونے کی بناء پر ہی اللہ تعالیٰ نے اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ زبان ہی کی بدولت وہ دوسروں کے سامنے اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔ تقریر کے مقابلے میں لکھنے کا رواج بہت بعد میں ہوا۔ تاہم لسانیات کی اصطلاح کی کوئی جامع و مانع تعریف پیش کرنا خاصا مشکل کام ہے پھر بھی مختلف صاحبان علم و فکر کے افکار و خیالات کی روشنی میں زبان کی صفات کا تعین کرتے ہیں۔ لغوی اعتبار سے لسان عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی گوشت کا وہ ٹکڑا کے ہیں جو دانتوں کے درمیان رہتا ہے یعنی زبان۔ ارشاد خداوندی ہے۔

"اور اس کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔"(۱)

لسانیاتی علم یعنی "زبان کا علم" جس میں زبان کی اصلیت و ماہیت اور اس کے دائرہ کار کو موضوع بحث بنایا جاتا ہے۔ فارسی میں لسانیات کو زبان شناسی، انگریزی میں فلالوجی (Philology) اور ہندی میں بولی گیان کہتے ہیں۔ ڈاکٹر محی الدین قادری ذور جنھیں براہِ راست مغربی ماہر لسانیات سے استفادہ کا موقع ملا ہے، فرماتے ہیں:

> "زبان خیالات کا ذریعہ ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ الفاظ اور فقرات کے توسط سے انسانوں کے ذہنی مفہوم و دلائل اور ان کے عام خیالات کی ترجمانی کرے۔ زبان کی واضح تعریف ان الفاظ میں کی جا سکتی ہے کہ زبان انسانی خیالات اور احساسات کی پیدا کی ہوئی ان تمام عضوی اور جسمانی حرکتوں اور اشاروں کا نام ہے۔ جن میں زیادہ تر قوت گویائی شامل ہے۔ جن کو ایک دوسرا انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے اور جس وقت چاہے اپنے ارادے سے دہرا سکتا ہے۔"(۲)

لسانیات ایک وسیع و عریض علم ہے جسے دور حاضر میں ایک طرف تو سائنس کا درجہ حاصل ہے تو دوسری طرف اس کا رشتہ مختلف سماجی و عمرانی علوم مثلاً سماجیات، نفسیات، بشریات، عمرانیات، فلسفہ اور تاریخ وغیرہ سے بھی جوڑا جا رہا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر اکثر یونیورسٹیوں میں نہ صرف تدریس زبان کی طرف توجہ دی جا رہی ہے بلکہ لسانیات کو ایک مستقل مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جا رہا ہے۔ امریکہ اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں زبان کے استاد کے لیے لسانیات کے بنیادی اصولوں کی واقفیت کو ضروری قرار دیا جا سکتا ہے۔ علم لسانیات کو سائنس کا درجہ دیا جا سکتا ہے جب اس کے مطالعے کے لیے چند خاص قاعدوں اور اصولوں کا اہتمام کیا جائے کیونکہ سائنسی علوم (Systematic) یعنی منظم ہوتے ہیں۔ اس کے کچھ قواعد، ضابطے اور اصول ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر زبان ایک پیچیدہ موضوع ہے جس میں آوازوں کی بنیادی اکائی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ آوازوں کی نوعیت اور درجہ بندی کو زبان کے سائنسی مطالعے کی طرف پہلا قدم قرار دیا جا سکتا۔ ڈاکٹر اقتدار حسین لسانیات کے سائنسی پہلوؤں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "سائنس کی ایک اہم خصوصیت وضاحت (Explicitness) ہے۔ کسی بھی سائنس کے مطالعے میں اس کے مسائل کے بیان اور بحث کے لیے زبان اور خیال بہت واضح ہونا چاہیے۔ اس زمرے میں اصطلاحوں کا استعمال بھی شامل ہے۔ لسانیات ایک سائنس کی حیثیت سے ان امور کا خیال رکھتی ہے۔"(۳)

لسانیات میں انسان کے اعضائے تکلم سے ادا کی جانے والی آوازیں بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ اشاروں کی زبان یا تحریر کو لسانیات میں مرکزی حیثیت حاصل نہیں ہوتی بلکہ انسان کے منھ سے ادا ہونے والی تمام آوازیں، خواہ وہ ایک ہی لفظ ہو یا جملہ، بہت اہم ہوتے ہیں۔ لسانیات میں لفظیات سے متعلق مباحث کو مرکزی مقام حاصل ہے۔ الفاظ کی حسن ترتیب تحریر و تقریر میں جان ڈال دیتی ہے۔ اسی لیے ڈاکٹر سلیم اختر لسانیات کو الفاظ کا دستر خوان قرار دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ:

> "لفظ کی ذائقہ شناسی کے بغیر اچھی شاعری ممکن نہیں اور الفاظ کا دستر خوان کیا ہے؟ لسانیات۔۔۔۔۔ شاعر نے عناصر کے ظہور ترتیب میں حسن ترتیب اور ترتیب نو کے سلسلوں

کو زبان قرار دیا جاسکتا ہے جب کہ لفظ اور لفظ شناسی سے وابستہ فنی اور لسانیات کے علم کی تشکیل کا باعث بنتے ہیں۔ یہی ہے لسانیات کی مختصر ترین الفاظ میں تعریف۔"(۴)

خالص لسانیات کو یک زمانی لسانیات بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں کسی خاص زمانے کی زبان اور اس کے مواد کا مطالعہ مختلف سطحوں پر کیا جاتا ہے۔ خالص لسانیات میں زبان کے مختلف مسائل کا تجزیہ خالصتاً لسانیاتی نقطہ نظر سے کیا جاتا ہے۔ اس لسانی مطالعے کی حدود میں کئی مباحث کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جس کا تجزیہ کر کے زبان کی ماہیت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہاں میرا موضوع اردو اور گوجری کے لسانی اشتراکات ہے۔ ان دونوں زبانوں میں اکثر الفاظ ایک جیسے پڑھے، لکھے اور بولے جاتے ہیں۔

گوجری زبان:

گوجر سنسکرت زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی دلیرانہ اور محافظ کے ہیں۔ اصل میں گوجر بہادر اور محافظ قبیلے کا نام تھا۔ گوجروں نے اپنے قبیلے کی نسبت سے اپنی پراکرت کا نام گوجری رکھا۔ اس زبان کے بولنے والے بھارت، پاکستان، افغانستان، جموں و کشمیر اور آزاد کشمیر کے بیشتر علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل زبیح گوجری زبان کا لسانی جغرافیہ یوں بیان کرتے ہیں:

"گوجر قوم کی گوجری زبان جنوبی ایشیا کے علاقوں، گجرات، کاٹھیاوار، دکن، راجستھان اور گنگا جمنا وغیرہ میں بولی جاتی تھی۔ وہاں سے یہ پنجاب صوبہ خیبر پختون خواہ کے شمالی علاقوں، جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور آسام تک پہنچی۔ اس کے علاوہ افغانستان، روس کے کچھ علاقوں اور چین کے صوبہ سنکیانگ میں بھی اس کا سراغ ملتا ہے۔ پنجاب کے گوجر ایک صدی قبل تک گوجری بولتے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ یہ پنجابی زبان میں تبدیل ہوگئی۔"(۵)

گوجری کا لسانی جغرافیہ ہے، اس پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر آر۔ آر کھجوریہ لکھتے ہیں کہ:

"یہ علاقہ گجرات و کاٹھیاوار سے لے کر مدھیہ پردیش، راجستھان، گنگا و جمنا کے میدانی علاقوں سے ہوتا ہوا پنجاب، ہماچل پردیش، جموں و کشمیر کے دور دراز پہاڑوں اور جنگلوں تک چلا گیا ہے۔ یوپی کے پہاڑی علاقے گڑھوال، ڈیرہ دون، چکروتہ، نیپال کی ترائی تک ان کی بھرپور آبادی ہے اور دوسری طرف پاکستان میں ہزارہ، سوات، چترال، دریائے کنہار تک گوجری بولی جاتی ہے۔"(۶)

لسانی اشتراکات:

اردو آزاد کشمیر کی قومی، سرکاری اور دفتری زبان ہے۔ یہاں بولی جانے والی دوسری بڑی زبانوں پہاڑی، گوجری اور کشمیر کے ساتھ ساتھ اردو کے تاریخی، تہذیبی اور لسانی روابط قائم ہیں۔ خاص طور پر اردو اور گوجری کے درمیان بہت گہرے لسانی روابط قائم ہیں۔ بقول ڈاکٹر صابر آفاقی:

"برصغیر کی کوئی علاقائی زبان اردو کے اتنی قریب نہیں جتنی کہ گوجری ہے۔ ذخیرہ الفاظ، ضرب الامثال اور گرامر میں بڑی حد تک اردو سے اس کا اشتراک ہے۔"(۷)

گوجری بھی پنجابی، عربی اور فارسی اور مقامی زبانوں کے الفاظ سے اپنا پیٹ بھرنا شروع کر دیتی ہے اور ہندوستان کی مقبول عام زبان بن جاتی ہے۔ دوسری طرف گوجری ار اردو کے لسانی و ادبی روابط بہت تیزی سے آگے بڑھتے ہیں۔ گجرات کے صوفیا اپنے صوفیانہ

خیالات اور درس و تدریس کے لیے گوجری زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ گجرات اور گردونواح میں صوفیائے کرام نظم و نثر میں گوجری زبان کا استعمال کر کے اس کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان صوفیا میں علی محمد جیو، میاں خوب محمد چشتی اور محمد امین جیسے لوگ شامل ہیں۔ حتیٰ کہ بعض ہندو شاعر کبیر داس اور تلسی داس بھی گوجری زبان کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ڈاکٹر صابر آفاقی نے کبیر داس کا یہ شعر نقل کیا ہے:

تھارو سیس بگڑیہ ناریل　　تھارو آنکھ لمو کی پھانک
تھاری ناک سواں کی چونچ　　دانت ڈاڑھم رانیج تھاراہتھ چمپا کی ڈار (۸)

رسم الخط:

اُردو کی طرح گوجری بھی فارسی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے اور املا کا طریقہ کار بھی یکساں ہے۔ گوجری زبان کے حروف تہجی کی تعداد ۵۲ بتائی جاتی ہے۔ تاہم ڈاکٹر صابر آفاقی نے اپنے تحقیقی مضمون میں حروف تہجی کی تعداد ۴۹ ظاہر کی ہے، سوائے حروف کے معمولی اختلاف کے۔ گوجری املا میں فارسی کے لفظ (ژ) استعمال نہیں ہوتا۔ اسی طرح دونوں زبانوں میں معکوسی (ل) اور معکوسی (ن) کے علاوہ باقی تمام حروف میں گہرا اشتراک پایا جاتا ہے۔ گوجری کے تمام مصوتے جن کی تعداد ۹ ہے اردو میں بھی اسی طرح استعمال ہوتے ہیں جو اردو اور گوجری لسانی اشتراک کے غماز ہیں۔ گوجری اور اردو کے ذخیرہ الفاظ میں اشتراکات بکثرت ہیں۔ ذیل میں گوجری حروف تہجی اور اردو حروف تہجی کا موازنہ کیا جاتا ہے جن کا استعمال دونوں زبانوں میں ایک جیسا ہے

اردو حروف تہجی کی ترتیب:

ا	آ	ب	بھ	پ	پھ
ت	تھ	ٹ	ٹھ	ث	ج
جھ	چ	چھ	ح	خ	د
دھ	ڈ	ڈھ	ذ	ر	رھ
ڑ	ڑھ	ز	ژ	س	ش
ص	ض	ط	ظ	ع	غ
ف	ق	ک	کھ	گ	گھ
ل	لھ	م	مھ	ن	ں
نھ	و	ہ	ئ	ی	ے

گوجری حروف تہجی کی تعداد اور ترتیب:

ا	آ	ب	بھ	پ	پھ
ت	تھ	ٹ	ٹھ	چ	ج
جھ	چ	چھ	ح	خ	د
دھ	ڈ	ڈھ	ذ	ر	رھ
ڑ	ڑھ	ز	س	ش	ص

ض	ط	ظ	ع	غ	ف
ق	ک	کھ	گ	گھ	ل
لھ	ل	م	مھ	ن	نھ
ن	ں	و	ہ	ئ	ی
ے					

مذکورہ بالا دونوں زبانوں کے حروف تہجی کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دونوں کی تعداد اور ترتیب اور ان کا استعمال ایک جیسا ہے۔

صوتی اشتراکات:

اردو اور گوجری میں نمایاں صوتی اشتراک پایا جاتا ہے کیونکہ دونوں زبانوں میں مشابہت، مماثلت اور بنیادی قرابت پائی جاتی ہے۔ ان میں سب سے پہلا اشتراک تلفظ کا ہے کیونکہ گوجری بولنے والے آسانی کے ساتھ اردو زبان کے تلفظ ادا کر سکتے ہیں اور اردو بولنے والوں کے لیے گوجری تلفظ ادا کرنا بہت آسان ہے۔ اردو کے ساتھ دیگر مقامی زبانوں کا اشتراک گوجری کے مقابلہ میں کم ہے۔ مثلاً بلتی زبان بولنے والا شخص جب اردو سیکھتا ہے تو وہ گوجری کے الفاظ آسانی کے ساتھ ادا کر سکتا ہے اور سمجھ بھی لیتا ہے۔ اس کے برعکس ایک گوجر آدمی کو اردو کی سمجھ ہونے کے باوجود بھی بلتی زبان آسانی سے سمجھ نہیں آتی۔ آوازوں سے واقفیت صرف صوتیات سے ہی ممکن ہے۔ زبانیں ایک دوسرے سے فائدہ حاصل کرتی ہیں اور زبانوں کے آپس میں لین دین کی وجہ سے الفاظ کے تبادلے ہوتے رہتے ہیں اور دیگر لسانی قواعد کا بھی ردوبدل ہوتا رہتا ہے۔ زبانوں کے صوتی اشتراک کے بارے میں ڈاکٹر اسماعیل گوہر یوں رقم طراز ہیں:

> "دنیا کی مختلف زبانوں کے صوتی مطالعے میں صوتی اشتراک کو خاصی اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ اصوات کے اہم عوامل میں انسانوں کے اعضائے صوت کی یکسانی مشترک جغرافیہ، لسانی گروہ کا اشتراک اور مشترک ماخذ زبان شامل ہیں۔ جبکہ صوتی تفاوت کے عوامل اس کے برعکس ہیں یعنی لسانی جغرافیہ کا اختلاف جداگانہ، ماخذ زبان اور ارتقائی منازل میں دیگر زبانوں سے اخذ و قبول وغیرہ۔"(۹)

ذخیرہ الفاظ:

گوجری اور اردو کا ذخیرہ الفاظ بھی کافی حد تک مشترک ہے۔ ان دونوں زبانوں کی اصل اور شناخت ایک جیسی ہے۔ ان دونوں زبانوں نے ایک ہی طرح کے لوگوں، زبانوں اور علاقوں میں وقت گزارا اور ایک جیسے الفاظ کو قبول کیا ہے۔ ان دونوں زبانوں کے ذخیرہ الفاظ پر نظر ڈالی جائے تو اس میں ہمیں سب سے زیادہ عربی، فارسی، ترکی اور ہندی زبان کے الفاظ کثرت سے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری کئی زبانوں کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔

اردو	گوجری	اُردو	گوجری
پانی	پانڑیں	چٹنی	چٹڑیں
بہادر	بہادر	لوگ	لوک

جانور	جانور	دعویٰ	دعوو
کھوٹا	کھوٹو	داڑھی	داڑھی
مکھن	مکھن	کتاب	کتاب
ڈیرہ	ڈیرو	لوٹا	لوٹو
میلہ	میلو	کوٹھا	کوٹھو

ان الفاظ کے علاوہ بے شمار الفاظی اشتراک موجود ہے۔ یہاں طوالت کے پیش نظر مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

گرامر:

اردو اور گوجری کی گرائمر پر اگر نظر ڈالی جائے تو یہاں بھی ان دونوں میں تمام تر خصوصیات ایک جیسی ہیں۔ مصدر، اضافت، تذکیر و تانیث، حروف جار، اسم تصغیر، اسم حاصل مصدر اور ماضی، حال، مستقبل میں ایک طرح کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

اسم حاصل مصدر

اردو	گوجری	اردو	گوجری
ہنسنا	ہنسنو	دیکھنا	دیکھنو
دوڑنا	دوڑنو		

ماضی مطلق:

اردو	گوجری	اردو	گوجری
مارا	ماریو	چلا	چلیو
گایا	گایو	اٹھا	اٹھیو

اسم تصغیر:

الفاظ	اردو	گوجری
پگ	پگڑی	پگڑی
دیکھ	دکھڑا	دکھڑو
دیگ	دیگچہ	دیگچو

گنتی میں اشتراک:

اردو	گوجری	اردو	گوجری
ایک	ہک	چھ	چھے
دو	دو	سات	ست
تین	ترے	آٹھ	اٹھ
چار	چار	نو	نوں
پانچ	پنچ	دس	دس

دنوں کے نام:

اردو	گوجری	اردو	گوجری
ہفتہ	بار	اتوار	تار
سوموار	سوار	منگل	منگلار
بدھ	بدھار	جمعرات	بیروار
جمعہ	جمعو		

اعضائے بدن:

اردو	گوجری	اردو	گوجری
ہاتھ	ہتھ	بال	بال
ناک	نک	سر	سِر
کان	کن	ٹانگ	لت
ماتھا	متھا	پاؤں	پیر

ضرب الامثال:

اردو	گوجری
اونچی دکان پھیکا پکوان	پگ بڑیری میلو شملو
مدعی سست گواہ چست	خصماں کو کتا تاولا
خدا گنجے کو ناخن نہ دے	بلیاں ناں پر چڑیا کی شامت
نفسا نفسی کا عالم	ہتھ کی میری تو اکی تیری
جتنی اجرت اتنا کام	جیسو تیر ولون پانی ایسو مرو کم جانی

محاورات:

اردو	گوجری
کھال اتارنا	چم لاہنو
بال بیکا نہ ہونا	بال ڈنگو نہ ہونو
احسان چڑھانا	احسان چاہڑنو
زبان دینا	وعدہ کرنو
ناک کٹنا	نک کپڑاں

ان تمام کے علاوہ زمانے کی حالتیں، قواعد، صرف و نحو کی تمام صورتوں میں اردو اور گوجری کا اشتراک پایا جاتا ہے۔ اردو اور گوجری لسانی سطح پر ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں تاہم معمولی قسم کا تغیر و تبدل کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔ چنانچہ مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ اردو اور گوجری کا تعلق بہت پرانا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ القرآن، الروم، آیت ۲۲

۲۔ محی الدین قادری دور، ڈاکٹر، ہندوستانی لسانیات، نسیم بک ڈپو، لکھنو، ۱۹۶۰ء، ص:۳۳، ۳۲

۳۔ اقتدار حسین، ڈاکٹر، لسانیات کے بنیادی اصول، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، اشاعت اول، ۱۹۸۵ء، ص:۱۳

۴۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو زبان کیا ہے؟، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص:۳۷۱، ۳۷۰

۵۔ اسماعیل ذبیح، ہزارہ میں گوجروں کی آمد، مضمون مشمولہ، شعر و سخن، جلد ۸، شمارہ ۲۴، ۲۰۰۶ء، ص:۲۲

۶۔ آر۔ آر کھجوریہ، ڈاکٹر، جموں و کشمیر کے گوجر، سری نگر، گلشن پبلشرز، ۱۹۸۱ء، ص:۷۵

۷۔ صابر آفاقی، ڈاکٹر، اردو اور گوجری لسانی و ادبی اشتراکات، مضمون مشمولہ، پاکستانی زبانیں مشترکہ لسانی و ادبی ورثہ، مرتب انعام الحق جاوید، شعبہ پاکستانی زبانیں، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۹ء، ص:۴۱۵

۸۔ صابر آفاقی، ڈاکٹر، گوجری زبان و ادب، مکتبہ جمال، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص ۴۳:

۹۔ محمد اسماعیل، ڈاکٹر، پشتو، پنجابی اور اردو کے لسانی اشتراکات، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۱۳ء، ص:۳۸۵

References in Roman Script:

1. Al-Qur'an, al-Rum, verse 22
2. Muhyiddin Qadri Durr, Dr., Hindustani Lisaniat, Naseem Book Depot, Lucknow, 1960, p: 33, 32
3. Iqtar Hussain, Dr., Lisaniat Kay Buniadi Usool, Educational Book House, Aligarh, First Edition, 1985, p:13
4. Saleem Akhtar, Dr.,Urdu Zuban Kia Hai ?, Sangmail Publications, Lahore, 2003, p: 371, 371
5. Ismail Zabih,Hazara Mien Gojroon Ki Amad,Mazmoon, Shayro Sakhan, Volume 8, Issue 24, 2006, p. 22
6. R.R. Khajuria, Dr.,Jammu Kashmir Kay Gojar, Srinagar, Gulshan Publishers, 1981, p.75.
7. Sabir Afaqi, Dr., Urdu aur Gogri Lisani-o-Adbi Istarakaat, Pakistani Languages Shared Linguistic and Literary Heritage, Compiled by Inamul Haq Javed, Department of Pakistani Languages, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2009, p.415
8. Sabir Afaqi, Dr., Gujri Zuban-o- Adab, Maktaba Jamal, Lahore, 2010, p. 43:
9. Muhammad Ismail, Dr., Linguistic Synergies of Pashto, Punjabi aur Urdu Kay Lisani Ishttaraakat, PhD Dissertation, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2013, p: 385